احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 41

منگل 14 اکتوبر 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 14 اکتوبر 2003ء، 17 شعبان 1424 ہجری - 14 اخاء 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 234

آخرت پسند کی

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔
ہم وہ اہل بیت ہیں جن کیلئے خدا نے دنیا کی بجائے آخرت کو پسند کیا ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب خروج المھدی حدیث نمبر 4072)

شرائط بیعت حضرت مسیح موعود پر عمل پیرا ہونے کے بعد عظیم روحانی تبدیلیوں کا روح پرور بیان

راضی برضا، صبر واستقامت، انکساری اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے ایمان افروز نظارے

سگریٹ پینے والوں کو چاہئے کہ وہ اس کے مضر اثرات کی وجہ سے سگریٹ نوشی ترک کر دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 10۔اکتوبر 2003ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10۔اکتوبر 2003ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔آپ نے اپنے خطبہ میں دس شرائط بیعت حضرت مسیح موعود پر عمل پیرا ہونے کے بعد پیدا ہونے والی عظیم روحانی تبدیلیوں کا تذکرہ فرمایا۔آپ نے یہ روح پرور ذکر رفقاء حضرت مسیح موعود اور احباب جماعت کی ایمان افروز مثالوں سے بیان فرمایا۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں نے گزشتہ خطبہ سے قبل یہ مضمون بیان کیا تھا کہ شرائط بیعت پر عمل پیرا ہونے کے بعد کیا تبدیلیاں پیدا ہوئیں اب اسی مضمون کو آگے بڑھاؤں گا۔پانچویں شرط بیعت میں تھا کہ تنگی ترشی کے حالات بھی ہوں تو خدا سے شکوہ نہیں کرنا خدا کا فضل مانگنا ہے اور راضی برضا رہنا ہے۔جماعت نے اس کے شاندار نمونے پیش کئے۔حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا دو سال کا بیٹا عبدالقیوم فوت ہو گیا آپ نے سنت نبویؐ پر عمل کرتے ہوئے اسے بوسہ دیا اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور فرمایا کہ میں نے یہ عمل سنت کو پورا کرنے کے لئے کیا ہے۔حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحب کا 8`9 سال کا بیٹا حمید اللہ فوت ہو گیا آپ تدفین کے بعد حسب دستور عدالت میں حاضر ہو گئے اور کسی کو احساس نہیں ہونے دیا کہ بیٹے کو دفن کر کے آئے ہیں۔حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ جید عالم تھے لیکن احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ کے مالی حالات تنگ ہو گئے۔آپ کو ستایا گیا لیکن جب آپ پر گند ڈالا گیا اور آپ کے منہ میں گوبر ڈالا گیا تو آپ نے اس کو اللہ کی نعمت قرار دیا اور اللہ کا شکر ادا کیا۔حضرت اماں جان نے حضرت مسیح موعود کی وفات پر بے مثال صبر کا نمونہ دکھایا اور صرف انا للہ کہا۔رونے والی عورتوں کو جھڑک دیا اور اپنے بچوں کو بھی نصیحت کی کہ تمہارے ابا تمہارے لئے دعاؤں کا عظیم خزانہ چھوڑ گئے ہیں جو وقت پر تمہارے کام آئیں گی۔

حضرت مسیح موعود جالندھر گئے بالائی منزل پر رہائش تھی وہاں سے کسی کا ایک حقہ نیچے گر گیا جس سے آگ لگی نقصان ہوا۔حضور اقدس نے حقہ پر ناراضگی کا اظہار کیا جب رفقاء کو اس ناراضگی کا علم ہوا تو انہوں نے حقے ترک کر دیئے۔حضرت مصلح موعود نے ایک احمدی سے فرمایا کہ دوستوں کو حقہ چھوڑنے کی تلقین کریں۔وہ گھر آئے اور سب سے پہلے اپنا حقہ توڑ ڈالا اور پھر دوسروں کو نصیحت کی۔اس واقعہ کے بیان پر حضور انور ایدہ اللہ نے سگریٹ پینے والوں کو فرمایا کہ وہ سگریٹ چھوڑ دیں۔اس میں نشہ بھی ہے اور نوجوانوں کی زندگی برباد کر دیتی ہے اس لئے ہمارے نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ سگریٹ نوشی کو ترک کر دیں۔

ایک رفیق کی ساڑھے سات ہزار کی لاٹری نکلی اس نے حضرت مسیح موعود سے اس بارہ میں پوچھا حضور اقدس نے اسے جوا قرار دیا اور ذاتی استعمال کے لئے منع کیا اور فرمایا کہ غرباء پر خرچ کر دو۔انگریز مربی بشیر آرچرڈ صاحب احمدی ہوئے تو عظیم روحانی انقلاب پیدا کیا۔سب سے پہلے شراب نوشی اور جوئے کو ترک کر ڈالا اور پھر اپنے آپ کو وقف کر دیا۔اس دور میں بھی خلیفہ رابع کے کہنے پر یورپ میں شراب کے کاروبار میں ملازم احمدیوں نے ملازمتیں ترک کر دیں۔افریقہ میں امراء میں کئی کئی شادیوں کا رواج ہے احمدی ہوئے تو 4 بیویوں کے علاوہ باقی سب کو طلاقیں دے دیں۔رقص وسرود کے رسیا لوگوں نے نہایت پاک تبدیلی پیدا کی۔بڑے علماء احمدی ہوئے تو علم اور دنیاوی وجاہت کو ترک کر کے مسکینی اختیار کی۔آج کے دور میں بھی احمدی اپنے بچوں کو وقف کر رہے ہیں۔حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید نے قربانی کا عظیم نمونہ جماعت کیلئے پیش کیا اور جاہ وحشمت، عزت ومال کو قربان کر دیا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اپنی جان کا نذرانہ بھی پیش کر دیا۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر میں حضرت مسیح موعود کو مخاطب کر کے فرمایا کہ آپ کو مبارک ہو کہ آپ کی پیاری جماعت نے آپ کی امیدوں کو پورا کر دیا اور جان، مال، وقت کی قربانی سے کبھی پیچھے نہیں ہٹے۔ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ کے بعد بھی ایسے لوگ پیدا ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔باپ بیٹے اور بیٹا باپ کے سامنے شہید ہوا۔آپ کو مبارک ہو کہ آپ کے بعد آپ کی نسل میں سے بھی خون کی قربانی دی گئی۔اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے ہر قربانی کیلئے ہر وقت تیار ہوں۔آمین

محترم خلیفہ صباح الدین احمد صاحب مربی سلسلہ وفات پا گئے۔

نہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ کے دیرینہ خادم محترم خلیفہ صباح الدین احمد صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب مورخہ 12۔اکتوبر 2003ء بروز اتوار رات دس بجے بعمر 66 سال اپنے گھر واقع دارالنصر غربی منعم میں ہارٹ اٹیک کی وجہ سے وفات پا گئے۔آپ مورخہ 5 نومبر 1937ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم کے بعد آپ نے بی اے، مولوی فاضل اور جامعہ احمدیہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔آپ نے اکتوبر 1961ء میں اپنی زندگی وقف کی اور پہلی تقرری مورخہ 23 جولائی 1970ء کو ہوئی۔آپ بطور مربی سلسلہ 1970ء تا 1983ء سیالکوٹ، اسلام آباد، اوچ شریف، اوکاڑہ کینٹ، رحیم یار خان اور کراچی میں متعین رہے۔آپ بطور معاون ناظر دارالضیافت، معاون ناظر امور عامہ اور معاون سیکرٹری مجلس کار پرداز متعین رہے۔اس کے علاوہ آپ نے وکالت تبشیر، وکالت تصنیف اور ادارۃ المصنفین کے دفاتر میں بھی خدمات سرانجام دیں۔آجکل آپ بطور جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کام کر رہے تھے۔آپ کی اہلیہ محترمہ پروفیسر حامدہ صباح صاحبہ پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت ربوہ ہیں۔اللہ تعالیٰ مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

ماہر امراض نفسیات کی آمد

مکرم ڈاکٹر اعجاز الرحمان صاحب ماہر امراض نفسیات مورخہ 18/اکتوبر 2003ء بروز ہفتہ فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ضرورت منداحباب پرچی روم سے رابطہ کر کے پرچی بنوالیں اور مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خطبہ جمعہ

سب مہمانوں کو واجب الاحترام جان کر ان کی مہمان نوازی کا حق ادا کریں

شرکاء جلسہ سالانہ ذکر الٰہی اور درود شریف میں وقت گزاریں اور کارکنان سے تعاون کریں

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے حوالہ سے میزبانوں اور مہمانوں کو زریں نصائح اور ہدایات)

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 18 رجولائی 2003ء بمطابق 18 وفا 1382 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ الحشر کی آیت نمبر 10 کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ

اگلے جمعہ سے انشاء اللہ یو کے کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ گو یہ یو کے کا جلسہ سالانہ ہے مگر خلیفہ وقت کی یہاں موجودگی کی وجہ سے دنیا کے مختلف ممالک سے احمدی بڑے شوق سے اس میں شمولیت کے لئے آتے ہیں۔ جس میں بوڑھے بھی ہوتے ہیں اور بیمار بھی اور اپنی بیماری کے باوجود تکلیف اٹھا کر جلسہ میں شامل ہوتے ہیں۔ پھر مختلف ممالک کے لوگ ہیں، مختلف نسلوں کے لوگ ہیں، مختلف قوموں کے لوگ ہیں، بالکل مختلف مزاجوں کے جن کا کھانا پینا، رہن سہن بھی مختلف ہوتا ہے تو اس وجہ سے قدرتی طور پر میزبانوں کو فکر ہوتی ہے کہ ان کی طرف سے کسی قسم کی کمی نہ رہ جائے، کوئی کوتاہی نہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ کئی سالوں سے انگلستان کی جماعت کو اس مہمان نوازی کی توفیق مل رہی ہے اور اللہ کے فضل سے وہ مہمان نوازی کا حق بھی ادا کر رہے ہیں اور اب تو ماشاء اللہ اتنے تربیت یافتہ ہو چکے ہیں کہ کارکن بھی میسر آ جاتے ہیں اور کارکن بھی بڑے ذوق سے بڑے شوق سے اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔ اور ابھی کچھ مہینہ پہلے ہی آپ لوگوں نے دیکھا ہوگا کہ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات پر ہنگامی طور پر بھی تمام انتظامات کو ان کارکنوں نے خوب سنبھالا اور مہمان نوازی کی۔ لیکن جلسہ کے موقع پر میزبان کو یہ فکر ہوتی ہے کہ اس پر آنے والے مہمان حضرت مسیح موعود کے مہمان ہیں ان کو حتی المقدور آرام پہنچانے کی کوشش کی جائے۔ مرکزی انتظامیہ کو یہ فکر ہوتی ہے کہ مہمانوں کی خدمت بجالانے والے تمام کارکن کیونکہ Volunteers ہوتے ہیں اور مختلف مزاج کے ہوتے ہیں تو کسی کارکن سے کسی مہمان کے لئے کوئی زیادتی کا کلمہ منہ سے نہ نکل جائے، کوئی زیادتی نہ ہو جائے۔ اس لئے عموماً یہی روایت چلی آ رہی ہے کہ کارکنوں کو توجہ دلانے کے لئے کہ کس طرح انہوں نے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے جلسہ سے ایک جمعہ پہلے اس بارہ میں کچھ ہدایات دی جاتی ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میزبانوں کو بھی یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ کیونکہ یہ سارا عارضی انتظام ہوتا ہے کیونکہ کارکنان بڑی محنت سے خدمت بجالاتے ہیں لیکن اگر بعض جگہ کہیں کمی یا خامی رہ جائے تو ان کو برداشت کریں۔

کارکنان کے لئے میں اب کچھ باتیں پیش کروں گا جس سے یہ احساس ہو کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مہمانوں کی خدمت کے بارہ میں ہم سے کیا توقعات رکھتے ہیں۔ یہاں ایک بات کی اور وضاحت کر دوں کہ جس طرح تمام کارکنان کے لئے جلسہ میں شامل ہونے والا ہر شخص مہمان کی حیثیت رکھتا ہے اسی طرح انگلستان کی پوری جماعت کے لئے دوسرے ملکوں سے آنے والے سب احمدی مہمان کی حیثیت رکھتے ہیں۔ پس اگر ایسا کوئی موقعہ پیدا ہو کہ جہاں آپ کو قربانی دینی پڑے تو غیر ملکیوں کے لئے، جو باہر سے آنے والے مہمان ہیں، ان کے لئے یہاں کے مقامی لوگ قربانی دیں۔

ایک حدیث پیش کرتا ہوں۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ نے اپنی ازواج کی طرف پیغام بھجوایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس تو پانی کے سوا کچھ نہیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ سے فرمایا کہ اس مہمان کے کھانے کا بندوست کون کرے گا؟ ایک انصاری نے عرض کیا حضور میں انتظام کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ اس کے ساتھ گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خاطر مدارات کا انتظام کرو۔ بیوی نے جواباً کہا کہ گھر میں تو صرف بچوں کے کھانے کے لئے ہے۔ اس انصاری نے کہا کہ **کھانا تیار کرو، پھر چراغ جلاؤ اور جب بچوں کے کھانے کا وقت آئے تو ان کو بہلا کر سلا دو۔ چنانچہ عورت نے کھانا تیار کیا، چراغ جلایا اور بچوں کو بھوکا ہی سلا دیا۔ پھر چراغ درست کرنے کے بہانے اٹھی اور چراغ بجھا دیا۔ اور پھر دونوں مہمان کے ساتھ بیٹھے بظاہر کھانا کھانے کی آوازیں نکالتے اور چٹخارے لیتے رہے تا کہ مہمان سمجھے کہ میزبان بھی میرے ساتھ بیٹھا کھانا کھا رہا ہے۔ اس طرح مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور وہ خود بھوکے سو رہے۔ صبح جب وہ انصاری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہارے رات والے عمل سے تو اللہ تعالیٰ بھی ہنس دیا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ وہ خود ضرورت مند ہوتے ہیں۔ اور جو نفس کے بخل سے بچائے گئے وہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔** (بخاری، کتاب المناقب)

اب دیکھیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس خاندان کی اتنی بڑی قربانی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے خوش ہو کر اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس کی اطلاع دی۔ تو یہ ہیں وہ مہمان نوازی کے معیار جو (۔) معاشرہ میں نظر آنے چاہئیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی معاشرے میں نظر آتے ہیں لیکن کیونکہ یاد دہانی اور نصیحت کا بھی حکم ہے اس لئے یاد دہانی کروائی جاتی ہے۔

اب میں چند مزید احادیث کی روشنی میں مہمانوں اور میزبانوں دونوں کو ان کی ذمہ داریوں کے بارہ میں بتاؤں گا۔ حدیث ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے۔ اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔ (صحیح مسلم)

اس میں تین باتیں بتائی گئی ہیں۔ پہلی دو تو جلسے پر آنے والے مہمانوں اور میزبانوں

پبلشر آغا سیف اللہ پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

دونوں کے لئے ہیں جبکہ تیسری صرف میزبانوں کے لئے ہے۔ خلاصۃً بتاتا ہوں۔ فرمایا کہ اچھی بات کہو یا خاموش رہو۔ اب مہمان بھی اگر کہیں کوتاہی دیکھیں تو نرمی سے توجہ دلا دیں۔ کسی قسم کا غصہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اتنے وسیع انتظامات ہوتے ہیں۔ تھوڑی بہت کمیاں رہ جاتی ہیں وہ برداشت کرنا چاہئے اور صرف نظر کرنا چاہئے۔ اور غصہ کو دبانے کا بھی ایک ثواب ہے۔ اسی طرح کارکنان بھی اگر مہمان کا غصہ دیکھیں تو انتہائی نرمی سے معذرت کر کے تکلیف دور کرنے کی کوشش کریں لیکن یاد رکھیں کہ مہمان سے سختی سے بات نہیں کرنی۔

پھر ہے پڑوسی کی عزت۔ یہاں اس ماحول میں چند دنوں کے لئے جو بھی لوگ، مہمان آ رہے ہیں، قیام گاہوں میں اکٹھے رہ رہے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کے پڑوسی بن جاتے ہیں۔ تو وسیع اور عارضی انتظام ہونے کی وجہ سے تمام سہولتیں جیسے کہ میں نے عرض کیا ہے میسر نہیں آ سکتیں۔ تو کسی قسم کی اگر اونچ نیچ ہو جائے۔ بعض دفعہ اکٹھے جب رہ رہے ہوں تو مثلاً کھانے کے وقت میں ہی یا صبح کے وقت غسل خانے جانا ہو، تھوڑی تعداد میں ٹائلٹس وغیرہ ہوتی ہیں اس وقت بھی اور بعض باتیں ہوتی ہیں ایسی تو اگر اونچ نیچ ہو جائے تو آپس میں مہمان جو ہیں وہ یہاں ایک دوسرے کے پڑوسی کی حیثیت اختیار کر جاتے ہیں اس لئے ایک دوسرے کا احترام کریں، اور عزت کریں اور اگر کسی سے کوئی اونچ نیچ ہو بھی جائے تو شکوہ زبان پر نہ لائیں۔ اسی طرح جہاں مہمانوں اور کارکنوں کے لئے بھی ہے کہ مہمانوں سے عزت سے پیش آئیں۔ اپنے ساتھی کارکنوں سے بھی عزت اور احترام سے پیش آئیں۔ آپس میں محبت سے سارے کام اور ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔

پھر تیسری بات تو بہرحال ہر کارکن پر لازم ہے۔ اوپر میں ذکر بھی کر چکا ہوں کہ **حضرت مسیح موعود کے مہمان ہیں چاہے چھوٹا ہے یا بڑا ہے، امیر ہے یا غریب ہے، سب سے ایک طرح یکساں احترام سے پیش آئیں۔ ان کی عزت کریں اور ان کی ضرورت کو جس حد تک انتظام اجازت دیتا ہے پوری کرنے کی کوشش کریں۔ اگر نہیں کر سکتے تو اپنے سے بالا افسر تک پہنچائیں لیکن مہمان کا احترام اور اس سے آرام سے بات کرنا بہرحال ہر وقت پیش نظر رکھنا چاہئے۔**

ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کونسا اسلام سب سے بہتر ہے۔ فرمایا (ضرورت مندوں کو) کھانا کھلاؤ اور ہر اس شخص کو جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے سلام کہو۔

(صحیح البخاری۔ کتاب الایمان، باب اطعام الطعام من الاسلام)

اس حدیث میں ایک حسین معاشرہ کا نقشہ کھینچا گیا ہے کہ کھانا کھلاؤ۔ دوسرے ہر شخص کو جسے تم جانتے ہو یا نہیں جانتے سلام کرو۔ تو جلسہ کے دنوں میں جہاں ایک دینی ماحول ہوگا، دعاؤں کی طرف توجہ ہوگی، وہاں سلام کو بھی ہر شخص کو چاہئے کہ مہمان ہو یا میزبان ہو رواج دے۔ تو ان تین دنوں میں محبت اور بھائی چارہ اتنا انشاء اللہ بڑھ جائے گا کہ جس کا اثر بعد تک بھی قائم رہے گا۔ دوسرے اس کا فائدہ کارکنان کے لئے بھی ہے کہ کام کی زیادتی کی وجہ سے، آرام کی کمی کی وجہ سے بلاوجہ طبیعت میں بعض دفعہ تیزی اور تندی پیدا ہو جاتی ہے تو جب یہ ایک دوسرے کو سلامتی بھیج رہے ہوں گے تو اس مزاج میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ نرمی آ جائے گی۔

پھر ایک حدیث ہے، حضرت ابوذر غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے سامنے تیرا مسکرانا تیرے لئے صدقہ ہے۔ تیرا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا بھی ایک صدقہ ہے۔ اور بھٹکے ہوئے کو راستہ دکھانا بھی تیرے لئے صدقہ ہے اور کسی نابینا کی راستہ چلنے میں مدد کرنا تیرے لئے صدقہ ہے اور پتھر، کانٹا یا ہڈی رستہ سے ہٹا دینا بھی تیرے لئے صدقہ ہے۔ اور اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں کچھ ڈال دینا بھی تیرے لئے صدقہ ہے۔ (جامع ترمذی)۔

عام طور پر ہر احمدی کو اپنے اوپر اس حدیث میں بیان کردہ احکامات اپنے اوپر لاگو کرنے کی ضرورت ہے جس سے ایک حسین معاشرہ جنم لے لیکن جلسے کے تین دنوں میں تو مہمان ان طرف توجہ کی جائے۔ کیونکہ اس سے بھی تربیت کے رستے کھلتے ہیں۔ پہلے فرمایا کہ مسکراتے ہوئے مسکرانے سے تمہارا تو کچھ نہیں بگڑا یا تمہارا تو کچھ نہیں جاتا۔ ایک دوسرے سے ملو تو **مسکراتے ہوئے ملو۔ اگر کوئی رنجشیں تھیں تو ان تین دنوں میں اپنی مسکراہٹوں سے ان کو ختم کر دو۔ دوسری بات یہ کہ نیکیوں کو پھیلاؤ، نیکیوں کی تلقین کرو اور بری باتوں سے روکو۔ تو یہ جلسہ کی غرض و غایت بھی ہے۔ اس لئے جو جلسہ پر آئے ہیں وہ ادھر ادھر پھرنے کی بجائے جلسہ کے پروگراموں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ ان میں بھرپور حصہ لیں۔** پھر خدمت خلق کے کام ہیں۔ یہ ضروری نہیں ہیں کہ خدمت خلق پر مامور کارکن ہی یہ کام کریں۔ تمام کارکنان کا فرض ہے کہ کسی کو مدد کی اگر ضرورت ہے، راستہ دکھانے کی ضرورت ہے تو اس ضرورت کو پورا کریں۔ پھر راستہ کی صفائی کا حکم ہے۔ جلسہ کے دنوں میں راستوں کی صفائی کے علاوہ گراؤنڈ میں بھی اور جلسہ گاہ میں بھی بچے اور بڑے گند کر دیتے ہیں تو قطع نظر اس کے کہ کس کی ڈیوٹی ہے جو بھی گند دیکھے اس کو اٹھا کر جہاں بھی کوڑا پھینکنے کے لئے ڈسٹ بن یا ڈبے وغیرہ لگائے گئے ہیں ان میں پھینکیں۔ اور مہمان بھی اور میزبان بھی ان دونوں چیزوں کا خیال رکھیں۔ یعنی یہ صرف کارکنان یا میزبانوں کا کام نہیں ہے بلکہ جو بھی دیکھے جلسہ میں جو بھی شامل ہونے آیا ہے اگر گندگی دیکھے تو اس کو صاف کرنے، کوئی ڈبے پڑے ہیں، گلاس پڑے ہیں، کوئی ریپر پڑے ہیں، کوئی اس قسم کی چیز فوراً اٹھا کر ڈسٹ بن میں ڈال لیں۔

ابوداؤد کی ایک حدیث ہے حضرت ابوشریحؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ **جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مہمان کی عزت کرے۔ ایک دن رات تک اس کی خدمت تو اس کا انعام شمار ہوگی جبکہ تین دن تک مہمان نوازی ہوگی۔ اس کے بعد (کی خدمت) صدقہ ہے۔ اور اس (مہمان) کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ اس کے ہاں ٹھہرا رہے اور اس کو تکلیف میں ڈالے۔**

(ابو داؤد۔ کتاب الاطعمۃ باب الضیافۃ)

یہاں کیونکہ دور دور سے مہمان آتے ہیں اس لئے کوشش ہوتی ہے کہ جتنا رک سکتے ہیں رکیں۔ لیکن پھر بھی یہی کوشش کرنی چاہئے اگر جماعتی نظام کے تحت آپ ٹھہرے ہوئے ہیں تو جلسے کے بعد جتنی جلدی واپس جا سکتے ہیں چلے جائیں۔ لیکن کارکنان پر بہرحال یہ لازم ہے، جو میزبان ہیں، اور ان کا یہ فرض ہے کہ مہمان کی مہمان نوازی اسی طرح خوش خلقی سے کرتے رہیں جب تک انتظام کے تحت اس مہمان نوازی کا انتظام ہے۔ یہ نہیں کہ ادھر جلسہ ختم ہوا اور ادھر ڈیوٹی والے کارکن غائب۔ پتہ نہیں کہاں گئے۔ اور انتظامیہ پریشان ہو رہی ہو۔ تو جو بھی ڈیوٹی دیں پوری محنت اور دیانتداری سے دیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔ لیکن یہاں ایک وضاحت کر دوں کہ جو مہمان آتے ہیں اور اپنے عزیزوں کے ہاں ٹھہرتے ہیں تو وہاں تو قرابت داروں کا سلوک ہوگا۔ تو ایسے عزیزوں رشتہ داروں کے پاس جو مہمان ٹھہرے ہیں وہ ان کی مہمان نوازی بہرحال کریں۔

صحیح مسلم کی ایک حدیث ہے۔ حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ معمولی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو اگرچہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنے کی ہی نیکی ہو۔

(صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلۃ باب استحباب طلاقۃ الوجہ عند اللقاء)

اب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (ع) کی مہمان نوازی کے کیا انداز تھے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب روایت کرتے ہیں کہ مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ شروع میں جب مہمانوں کی زیادہ کثرت نہیں تھی اور حضرت مسیح موعود (ع) کی صحت بھی نسبتاً بہتر تھی آپ اکثر مہمانوں کے ساتھ اپنے مکان کے مردانہ حصہ میں اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے اور کھانے کے

دوران میں ہر قسم کی بے تکلفانہ گفتگو کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ گویا ظاہری کھانے کے ساتھ علمی اور روحانی کھانے کا دستر خوان بھی بچھ جاتا تھا۔ ایسے موقعوں پر آپ عموماً **ہر مہمان کا ذاتی طور پر خیال رکھتے تھے اور اس بات کی نگرانی فرماتے تھے کہ اگر کبھی دستر خوان پر ایک سے زیادہ کھانے ہوں تو ہر شخص کے سامنے دستر خوان کی ہر چیز پہنچ جائے۔ عموماً ہر مہمان کے متعلق دریافت فرماتے رہتے تھے کہ کسی خاص چیز مثلاً دودھ یا چائے یا لسی یا پان کی عادت تو نہیں۔ اور پھر حتی الوسع ہر ایک کے لئے اس کی عادت کے موافق چیز مہیا فرماتے تھے۔ بعض اوقات اگر آپ کو معلوم ہوتا کہ کسی مہمان کو اچار کا شوق ہے اور اچار دستر خوان پر نہیں ہوتا تھا تو خود کھانا کھاتے کھاتے اٹھ کر اندرون خانہ تشریف لے جاتے اور اندر سے اچار لاکر ایسے مہمان کے سامنے رکھ دیتے تھے۔ اور چونکہ آپ بہت تھوڑا کھانے کی وجہ سے جلد شکم سیر ہو جاتے تھے اس لئے سیر ہونے کے بعد بھی آپ روٹی کے چھوٹے چھوٹے ذرے اٹھا کر منہ میں ڈالتے رہتے تھے تاکہ کوئی مہمان اس خیال سے کہ آپ نے کھانا چھوڑ دیا ہے دستر خوان سے بھوکا ہی نہ اٹھ جائے۔**

(سیرت طیبہ ـ صفحہ 113)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"تیسری شاخ اس کارخانہ کی واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کے لئے سفر کرنے والے اور دیگر اغراض متفرقہ سے آنے والے ہیں جو اس آسمانی کارخانہ کی خبر پاکر اپنی اپنی نیتوں کی تحریک سے ملاقات کے لئے آتے رہتے ہیں۔ یہ شاخ بھی برابر نشوونما میں ہے۔ اگرچہ بعض دنوں میں کچھ کم مگر بعض دنوں میں نہایت سرگرمی سے اس کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ان سات برسوں میں ساٹھ ہزار سے کچھ زیادہ مہمان آئے ہوں گے اور جس قدر ان میں سے مستعد لوگوں کو تقریری ذریعوں سے روحانی فائدہ پہنچایا گیا اور ان کے مشکلات حل کر دئے گئے۔ اور ان کی کمزوری کو دور کر دیا گیا اس کا علم خدا تعالیٰ کو ہے۔ مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ زبانی تقریریں جو سائلین کے سوالات کے جواب میں کی گئیں یا کی جاتی ہیں یا اپنی طرف سے محل اور موقعہ کے مناسب کچھ بیان کیا جاتا ہے یہ طریق بعض صورتوں میں تالیفات کی نسبت نہایت مفید اور موثر اور جلدتر دلوں میں بیٹھنے والا ثابت ہوا ہے"۔

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد سوم صفحہ 14`15)

پھر حضرت مسیح موعود (۔) کی مہمان نوازی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مفتی محمد صادق صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت صاحب مہمانوں کی خاطر داری کا بہت اہتمام رکھا کرتے تھے۔ جب تک تھوڑے مہمان ہوتے تھے آپ خود ان کے کھانے اور رہائش وغیرہ کا انتظام کیا کرتے تھے۔ جب مہمان زیادہ ہونے لگے تو خدام حافظ حامد علی صاحب، میاں نجم الدین صاحب وغیرہ کو تاکید فرماتے رہتے تھے کہ **دیکھو مہمانوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔ ان کی تمام ضروریات، خورونوش و رہائش کا خیال رکھا کرو۔ بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو۔ سردی کا موسم ہے چائے پلاؤ اور تکلیف کسی کو نہ ہو۔ تم پر میرا حسن ظن ہے کہ مہمانوں کو آرام دیتے ہو۔ ان سب کی خوب خدمت کرو۔ اگر کسی کو گھر یا مکان میں سردی ہو تو لکڑی یا کوئلہ کا انتظام کردو۔** (ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صاحب صفحہ 195)

پھر اسی طرح ایک دفعہ حضرت مسیح موعود (۔) نے فرمایا کہ:

"لنگر خانہ کے مہتمم کو تاکید کر دی جاوے کہ وہ ہر ایک شخص کی احتیاج کو مدنظر رکھے مگر چونکہ وہ اکیلا آدمی ہے اور کام کی کثرت ہے ممکن ہے کہ اسے خیال نہ رہتا ہو، اس لئے کوئی دوسرا شخص یاد دلا دیا کرے۔ کسی کے میلے کپڑے وغیرہ دیکھ کر اس کی تواضع سے دست کش نہ ہونا چاہئے کیونکہ مہمان تو سب یکساں ہی ہوتے ہیں اور جو نئے ناواقف آدمی ہیں تو یہ ہمارا حق ہے کہ ان کی ہر ایک ضرورت کو مدنظر رکھیں۔ بعض وقت کسی کو بیت الخلا کا ہی پتہ نہیں ہوتا تو اسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مہمانوں کی ضروریات کا بڑا خیال رکھا جاوے۔ میں تو اکثر بیمار رہتا ہوں، اس لئے معذور ہوں۔ **مگر جن لوگوں کو ایسے کاموں کے لئے قائمقام کیا ہے یہ ان کا فرض ہے کہ کسی قسم کی شکایت نہ ہونے دیں۔**

(اخبار " الحکم " 24/ نومبر 1904ء صفحہ 1`2)

پھر حضرت منشی ظفر احمد صاحب روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود (۔) مغرب کی نماز کے بعد (۔) مبارک قادیان کی اوپر کی چھت پر چند مہمانوں کے ساتھ کھانا کھانے کے انتظار میں تشریف فرما تھے۔ اس وقت ایک احمدی دوست میاں نظام دین صاحب ساکن لدھیانہ جو بہت غریب آدمی تھے اور ان کے کپڑے بھی پھٹے پرانے تھے، حضور سے چار پانچ آدمیوں کے فاصلے پر بیٹھے تھے۔ اتنے میں چند معزز مہمان آکر حضور کے قریب بیٹھتے گئے اور ان کی وجہ سے ہر دفعہ میاں نظام دین کو پرے ہٹنا پڑا حتیٰ کہ وہ ہٹتے ہٹتے جوتیوں کی جگہ پر پہنچ گئے۔ اتنے میں کھانا آیا تو حضور نے، جو یہ سارا نظارہ دیکھ رہے تھے، ایک سالن کا پیالہ اور کچھ روٹیاں ہاتھ میں اٹھالیں اور میاں نظام دین سے مخاطب ہو کر فرمایا: **"آؤ میاں نظام دین! ہم اور آپ اندر بیٹھ کر کھانا کھائیں۔"** یہ فرما کر حضور (۔) کے ساتھ والی کوٹھڑی میں تشریف لے گئے اور حضور نے اور میاں نظام دین نے کوٹھڑی کے اندر اکٹھے بیٹھ کر ایک ہی پیالے میں کھانا کھایا۔ اس وقت میاں نظام دین خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے اور جو لوگ میاں نظام دین کو عملاً پرے دھکیل کر حضرت مسیح موعود کے قریب بیٹھ گئے تھے وہ شرم سے کٹے جاتے تھے۔

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب صفحہ 188)

پھر حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان کرتے ہیں:۔

جب میں 1901ء میں ہجرت کر کے قادیان چلا آیا اور اپنی بیوی اور بچوں کو ساتھ لایا۔......... ایک شب کا ذکر ہے کہ کچھ مہمان آئے جن کے واسطے جگہ کے انتظام کے لئے حضرت (۔) حیران ہو رہی تھیں کہ سارا مکان تو پہلے ہی کشتی کی طرح پر ہے اب ان کو کہاں ٹھہرایا جائے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود (۔) نے اکرام ضیف کا ذکر کرتے ہوئے حضرت بیوی صاحبہ کو پرندوں کا ایک قصہ سنایا۔ چونکہ میں بالکل ملحقہ کمرے میں تھا اور کواڑوں کی ساخت پرانے طرز کی تھی جن کے اندر سے آواز بآسانی دوسری طرف پہنچتی رہتی ہے۔ اس واسطے میں نے اس سارے قصہ کو سنا۔ فرمایا۔ دیکھو ایک دفعہ جنگل میں ایک مسافر کو شام ہوگئی۔ رات اندھیری تھی۔ قریب کوئی بستی اسے دکھائی نہ دی اور وہ ناچار ایک درخت کے نیچے رات گزارنے کے واسطے بیٹھ رہا۔ اس درخت کے اوپر ایک پرندہ کا آشیانہ تھا۔ پرندہ اپنی مادہ کے ساتھ باتیں کرنے لگا کہ دیکھو یہ مسافر جو ہمارے آشیانہ کے نیچے زمین پر آبیٹھا ہے یہ آج رات ہمارا مہمان ہے اور ہمارا فرض ہے کہ اس کی مہمان نوازی کریں۔ مادہ نے اس کے ساتھ اتفاق کیا اور ہر دو نے مشورہ کر کے یہ قرار دیا کہ ٹھنڈی رات ہے اور اس ہمارے مہمان کو آگ تاپنے کی ضرورت ہے اور تو کچھ ہمارے پاس نہیں، ہم اپنا آشیانہ ہی توڑ کر نیچے پھینک دیں تاکہ وہ ان لکڑیوں کو جلا کر آگ تاپ لے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور سارا آشیانہ تنکا تنکا کر کے نیچے پھینک دیا اس کو مسافر نے غنیمت جانا اور ان سب لکڑیوں کو تنکوں کو جمع کر کے آگ جلائی اور تاپنے لگا۔ تب درخت پر اس پرندوں کے جوڑے نے پھر مشورہ کیا کہ آگ تو ہم نے اپنے مہمان کو بہم پہنچائی اور اس کے واسطے سینکنے کا سامان مہیا کیا۔ اب ہمیں چاہئے کہ اسے کچھ کھانے کو بھی دیں۔ **اور تو ہمارے پاس کچھ نہیں۔ ہم خود ہی اس آگ میں جا گریں اور مسافر ہمیں بھون کر ہمارا گوشت کھالے۔ چنانچہ ان پرندوں نے ایسا ہی کیا اور مہمان نوازی کا حق ادا کیا۔"**

(ذکر حبیب صفحہ 85تا 87مصنفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

تو یہ ہے حضرت اقدس مسیح موعود کا طریق و اسلوب مہمان نوازی۔ اور یہ توقعات ہیں۔

ہم سے تو خدا کا مسیح نہ آشیانے کی قربانی مانگ رہا ہے نہ جان کی قربانی مانگ رہا ہے۔ صرف کچھ وقت ہے اور تھوڑی سی بے آرامی کی قربانی ہے حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کے لئے جو ہم نے کرنی ہے اور اتنی سی قربانی سے ہی آپ اور یہ تمام کارکنان جو ہیں آپ کی آمد کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ پہلے سے بڑھ کر مہمانوں کی خدمت کرنے کی تمام کارکنوں کو توفیق عطا فرمائے۔

اب کچھ انتظامی اور تربیتی ہدایات ہیں جو میزبانوں اور مہمانوں دونوں کے لئے ہیں۔ وہ میں ابھی آپ کو بتاتا ہوں۔ اور کوشش کریں کہ تمام امور کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کے لئے ان پر عمل کیا جائے۔

نمبر ایک یہ ہے کہ (۔) میں اور (۔) کے ماحول میں اس کے آداب اور تقدس کا خیال رکھیں۔ اب جلسہ سالانہ کے دنوں میں اسلام آباد میں ہی تمام انتظامات ہوں گے۔ تو جو مارکی جلسہ کے لئے لگائی جاتی ہے اسی میں نمازیں ہوں گی۔ اس لئے اس وقت کے لئے اس کو آپ کو (۔) کا ہی درجہ دینا ہوگا۔ اور مکمل طور پر وہاں اس تقدس کا خیال رکھنا ہوگا۔

پھر یہ ہے کہ جلسہ کے ایام بالخصوص ذکر الٰہی اور درود پڑھتے ہوئے گزاریں اور التزام کے ساتھ نمازوں کی پابندی کریں۔ اب اتنی دور سے مہمان تشریف لائے ہیں تو اگر نمازیں بھی نہ پڑھیں اور ان کی پابندی نہ کی تو پھر فائدہ کوئی نہیں ہوگا۔ اسی طرح انتظامیہ کے لئے یہ ہے کہ لنگر خانہ میں یا ایسی ڈیوٹیاں جہاں سے ہلنا ان کے لئے مشکل ہے وہاں نماز کی ادائیگی کا انتظام ہونا چاہئے۔ اور ان کے افسران کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں۔

انگلستان کے احمدیوں کو چاہئے کہ ذوق وشوق کے ساتھ اس جلسہ میں شریک ہوں۔ یہ آپ کا جلسہ سالانہ ہے۔ بغیر کسی عذر کے کوئی غیر حاضر نہ رہے۔ بعض لوگ تین دن کی بجائے صرف دو دن یا ایک دن کے لئے آجاتے ہیں اور ان کے آنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جلسہ کی برکات کے حصول کے بجائے میل ملاقات ہو۔ حالانکہ جلسہ کی برکات کو اگر مدنظر رکھا جائے تو تین دن حاضر رہنا ضروری ہے۔ جس حد تک ممکن ہو جلسہ کی تقاریر اور باقی پروگرام پوری توجہ اور خاموشی سے سنیں اور وقت کی قدر کرتے ہوئے کسی بھی صورت اسے ضائع نہ کریں۔

پھر ہے کہ نماز کے دوران بعض اوقات بچے رونے لگ جاتے ہیں جس سے بعض لوگوں کی نماز میں بہرحال توجہ بٹتی ہے، خراب ہوتی ہے۔ جو نماز کا تعلق تھا وہ جاتا رہتا ہے۔ تو اس صورت میں والدین کو چاہئے اگر والد کے پاس بچہ ہے یا والدہ کے پاس بچہ ہے کہ وہ اس کو باہر لے جائیں۔ یہ بہتر ہے کہ اس اکیلے کی نماز خراب ہو، بجائے اس کے کہ پورے ماحول میں بچے کے شور کی وجہ سے رونے کی وجہ سے نمازیوں کی نماز خراب ہو رہی ہو۔ نیز اگر چھوٹی عمر کے بچے ہیں تو مائیں جو ہیں اگر یا باپوں کے پاس ہے تو باپ، پہلی صفوں میں بیٹھنے کی کوشش نہ کریں۔ بلکہ پیچھے جا کر بیٹھیں تاکہ اگر ضرورت پڑے تو نکلنا بھی آسان ہو۔

اسی طرح نمازوں کے دوران اپنے موبائل فون بھی بند رکھیں۔ بعضوں کو عادت ہوتی ہے کہ فون لے کر نمازوں پر آجاتے ہیں اور پھر جب گھنٹیاں بجنا شروع ہوتی ہیں تو بالکل توجہ ہٹ جاتی ہے نماز سے۔ اور جلسہ کی تقریروں کے درمیان بھی مائیں اپنے بچوں کو خاموش رکھنے کی کوشش کرتی رہیں اور اس کے لئے بہتر یہی ہے کہ پیچھے جا کر بیٹھیں۔

فضول گفتگو سے اجتناب کریں۔ باہمی گفتگو میں دھیما پن اور وقار قائم رکھیں۔ تلخ گفتگو سے اجتناب کریں۔ جیسا کہ میں پہلے بھی اوپر ذکر کر چکا ہوں۔ کہ آپس میں ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھیں، کسی بھی قسم کی تلخی پیدا نہیں ہونی چاہئے۔ مہمانوں کی آپس میں نہ مہمانوں اور میزبانوں کی، اور نہ میزبانوں کی آپس میں۔ تو کسی بھی شکل میں کوئی تلخی نہ ہو۔ بلکہ ایک روحانی ماحول ہو جو ہر دیکھنے والے کو نظر آتا ہو۔ اور پھر یہ ہے کہ بعض لوگ بلند آواز سے عادتاً تُو تُو مَیں مَیں کر کے باتیں کر رہے ہوتے ہیں یا ٹولیوں کی صورت میں بیٹھ کر قہقہے لگا رہے ہوتے ہیں۔ تو ان تین دنوں میں ان تمام چیزوں سے جس حد تک پرہیز کر سکتے ہیں کریں بلکہ مکمل طور پر پرہیز کرنے کی کوشش کریں۔ ویسے بھی یہ کوئی ایسی اچھی عادت نہیں۔

دوسرے مختلف قسم کے لوگ یہاں آئے ہوئے ہوتے ہیں۔ بعض اونچا سننے والے ہیں، بعض زبان نہ سمجھنے والے ہیں تو دیکھنے والا بعض دفعہ باتیں کر رہا ہوتا ہے اور ان کی طرف دیکھ کر ہنس رہا ہوتا ہے جس سے بلاوجہ غلط فہمی پیدا ہوتی ہے تو ان چیزوں سے بچنا چاہئے، پرہیز کرنی چاہئے۔

ایک اور ضروری ہدایت یہ ہے کہ بازار بھی جلسہ کے دوران بند رہیں گے۔ تو مہمان بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ بلاوجہ جن لوگوں نے دکانیں بنائی ہوئی ہیں یا سٹال لگائے ہیں ان کو مجبور نہ کریں کہ اس دوران دکانیں کھولیں یا آپ وہاں بیٹھے رہیں۔ اگر مجبوری ہو تو چند ضروری چیزیں مہیا ہو سکتی ہیں لیکن انتظامیہ اس بات کا بھی جائزہ لے گی کہ کس حد تک اجازت دینی ہے۔

پھر ہے کہ اسلام آباد کے ماحول میں تنگ سڑکوں پر چلنے میں احتیاط اور شور وغل سے پرہیز کریں۔ یہ باہر سے آنے والوں کے لئے خاص طور پر یہ بات یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ اس ماحول میں یہ نہ سمجھیں کہ آبادی نہیں ہے۔ تھوڑی بہت آبادی تو ہوتی ہے تو بلاوجہ شور وغل نہیں ہونا چاہئے۔

پھر گاڑیاں پارک کرتے وقت خیال رکھیں کہ وہ لوگوں کے گھروں کے سامنے یا ممنوعہ جگہوں پر پارک نہ ہوں۔ نہ بیت الفضل کی سڑکوں پر اور نہ اسلام آباد میں۔

ٹریفک کے قواعد کو ملحوظ رکھیں اور جلسہ گاہ میں شعبہ پارکنگ کے منتظمین سے مکمل تعاون کریں۔ یہاں قیام کے دوران دوسرے ملکی قوانین کی بھی پوری پاسداری کریں، پوری پابندی کریں اور بالخصوص ویزا کی میعاد ختم ہونے سے پہلے ضرور واپس تشریف لے جائیں۔ اور جو دوست جلسہ سالانہ کی نیت سے ویزا لے کر یہاں آئے ہیں انہیں بہرحال اس کی بہت سختی سے پابندی کرنی ہوگی۔

پھر صفائی کے آداب ہیں۔ ٹائلٹ میں صفائی کو ملحوظ رکھیں۔ یاد رکھیں کہ صفائی بھی ایمان کا حصہ ہے۔ پھر یہ ہے کہ خواتین کے لئے ہدایت ہے کہ خواتین گھومنے پھرنے میں احتیاط اور توجہ کی رعایت رکھیں۔ تاہم جو خواتین احمدی (۔) نہیں اور پردے کی ایسی پابندی نہیں کرتیں ان سے صرف پردے کی درخواست کرنا ہی کافی ہے۔ ہرگز کوئی زبردستی کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی ہونی چاہئے۔ اگر کسی وجہ سے کسی احمدی کو بھی نقاب کی دقت ہو تو پھر ایسی خواتین میک اپ میں نہیں ہونی چاہئیں۔ سادہ رہیں کیونکہ میک اپ کرنا بہرحال مناسب نہیں۔ سر ڈھانپنے کی عادت کو اچھی طرح سے رواج دیں۔ ایک ایسا ماحول پیدا ہو، خواتین کی طرف سے نظر آنا چاہئے کہ روحانی ماحول میں ہم یہ دن بسر کر رہے ہیں۔ پردہ نہ کرنے کے بہانے نہیں تلاش ہونے چاہئیں۔ اگر کوئی مجبوری ہے تو بہرحال جس حد تک حجاب ہے اس کو قائم رکھنا چاہئے اور یہ حکم بھی ہے۔

پھر ایک ہدایت ان لوگوں کے لئے ہے جو بعض دفعہ، عموماً تو یہ نہیں ہوتا، لیکن بعض دفعہ بعض مقامی لوگ لفٹ دیتے ہیں مہمانوں کو اور پیسوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ تو بہرحال مہمان نوازی کے پیش نظر اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔

پھر مہمانوں کی عزت واحترام اور خدمت کو اپنا شعار بنائیں اور محبت خلوص اور ایثار و قربانی کے جذبہ سے ان کی بے لوث خدمت کریں۔ یہ پہلے بھی میں کہہ آیا ہوں۔ کارکنان کو مہمانوں کے ساتھ نرم لہجہ اور خوش دلی سے بات کرنی چاہئے۔ اس میں پہلے بھی حدیث کے حوالے سے عرض کر چکا ہوں۔ نظم وضبط کا خیال رکھیں اور منتظمین جلسہ سے بھرپور تعاون کریں اور ان کی ہر طرح سے اطاعت کریں۔ پھر ایک چیز یہ دیکھنے میں آتی ہے کہ ان دنوں میں بعض دفعہ کھانے کا بہت ضیاع ہوتا ہے۔ کھانے کے آداب میں تو یہ ہے کہ جتنا پلیٹ میں ڈالیں اس کو مکمل ختم کریں۔ کوئی ضیاع نہیں ہونا چاہئے۔ بلاوجہ حرص میں آ کر زیادہ ڈال لیا یا دیکھا دیکھی ڈال لیا۔ اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کریں کہ اس قسم کی کوئی حرکت نہیں ہونی چاہئے جس کا دوسروں پر برا اثر پڑ رہا ہو۔ اور یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ کھانا جو ضائع ہو رہا ہوتا ہے اکثر کارکنان کا یہ قصور نہیں ہوتا بلکہ

لینے والے کا قصور ہوتا ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے اتنا ہی لیں جتنا آپ ختم کر سکیں۔ لیکن کارکنان کے لئے بہر حال یہ ہدایت ہے کہ اگر کوئی مطالبہ کرتا ہے کہ مزید دو اور زیادہ لے لیتا ہے تو اسے نرمی سے سمجھائیں۔ سختی سے کسی مہمان کو بھی انکار نہیں کرنا اور نہ یہ کسی کارکن کا حق ہے۔ پیار سے کہہ سکتے ہیں کہ ختم ہو جائے تو دوبارہ آ کر لے لیں۔

پھر صفائی کے متعلق پہلے بھی میں نے کہا تھا۔ غسل خانوں کی صفائی۔ یہاں یہ ہے کہ عمومی صفائی۔ کھانا جہاں آپ کھا رہے ہوں ان جگہوں پر بعض لوگ کھانا کھا کر خالی برتنوں کو وہیں رکھ جاتے ہیں اور ڈسٹ بن میں نہیں ڈالتے۔ اور یہ معمولی سی بات ہے۔ ایک تو کارکنان کا کام بڑھ جاتا ہے۔ اس عرصہ میں وہ کوئی اور کام کر سکتے ہیں۔ دوسرے گندگی پھیلتی ہے جو ویسے بھی حکم ہے کہ صفائی بھی ایمان کا حصہ ہے۔ تو جیسا کہ پہلے میں نے عرض کیا تھا کہ سڑکوں کی اور گراؤنڈز کی اور جلسہ گاہ کی صفائی کریں۔ تو ہر جگہ پورے ماحول کی صفائی کی ضرورت ہے۔ اور صفائی کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ اس ماحول میں ظاہری صفائی کا بہت خیال رکھا جاتا ہے۔ تو بلاوجہ انتظامیہ کو بھی اعتراض کا موقع نہ دیں اور اپنی یادداشت میں محفوظ کر لیں کہ صفائی کو ہر صورت میں آپ نے قائم رکھنا ہے۔

پھر یہ جماعتی جلسہ ہے کوئی میلہ نہیں ہے اور نہ اس میں میلہ سمجھ کر شمولیت ہونی چاہئے۔ اور نہ یہ صرف میل ملاقات اور خرید و فروخت یا فیشن کا اظہار ہونا چاہئے۔ بعض دفعہ خواتین میں یہ دیکھا گیا ہے کہ عورتیں اکٹھی ہوئیں، باتیں کیں اور بس ختم۔ اور یہ پتہ ہی نہیں ہوتا کہ کیا تقریریں ہوئیں اور کیا کہا گیا، کس قسم کے تربیتی پروگرام تھے۔ تو انتظامیہ اس بات کی خاص نگرانی رکھے۔ اب دنیا میں ہر جگہ، بعض اور جگہوں سے بھی شکایات آ جاتی ہیں کہ جلسوں میں یہ بدانتظامی ہوئی۔ تو ہمارے احمدی ماحول میں دنیا میں ہر جگہ جہاں بھی جلسے ہو رہے ہوں اس بات کا خاص اہتمام ہونا چاہئے کہ خواتین بھی، بچے بھی خاموشی سے بیٹھ کر جلسہ سنیں اور اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

پھر بعض دفعہ شکایات آ جاتی ہیں کہ باہر سے آنے والے یہاں اپنے عزیزوں سے، تعلق والوں سے، رشتہ داروں سے قرض لینا شروع کر دیتے ہیں شاپنگ کرنے کے لئے۔ تو یہ بھی قناعت کی صفت کو گدلا کرنے والی بات ہے۔ اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ اتنا ہی خرچ کرنا چاہئے جتنی توفیق ہے آپ کو۔ اب یہاں کوئی شاپنگ کرنے کے لئے تو نہیں آئے۔ جس غرض کے لئے آئے ہیں وہ جلسہ سالانہ ہے، اپنی تربیت کے لئے ایک روحانی ماحول میں شامل ہونے کے لئے آتے ہیں تو اسی روحانی مائدہ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں اور دنیا کو چھوڑیں۔

جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا تھا مہمان نوازی کے سلسلہ میں کہ تین دن کی مہمان نوازی تو ہے لیکن جو لوگ اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کے گھروں میں ٹھہرتے ہیں تو اگر وہ شوق سے ان کو ٹھہرا بھی لیا جائے تو ہرگز مہمان نوازی نہیں بلکہ اقرباء کے حق میں آتے ہیں۔ ان کو جتنا ٹھہرا سکتے ہیں ٹھہرائیں۔ یہ نہیں کہ انتظامیہ نے کہہ دیا تھا کہ تین دن سے زیادہ نہ ٹھہرو تو اپنے تعلقات ہی بگاڑ لیں۔

پھر ایک بہت اہم چیز ہے حفاظتی نقطہ نگاہ سے نگرانی کرنا۔ اپنے ماحول پر گہری نظر رکھنا۔ ہر ایک کا فرض ہے کہ اگر اجنبی آدمی ہو تو متعلقہ شعبہ کو اس کی اطلاع کر دیں۔ خود کسی سے بھی چھیڑ چھاڑ نہیں کرنی چاہئے۔ جہاں ہر آدمی جو جلسہ میں شامل ہو رہا ہے وہ اپنے ماحول پر نظر رکھے اور اگر اطلاع کرنا ہو انتظامیہ کو تو اس کے متعلق خبردار رہنا چاہئے تاکہ ہر حرکت کی فوری کارروائی آپ دیکھ سکیں جو انتظامیہ تک پہنچا دے۔ اس کا سب سے بہترین طریقہ یہی ہے کہ ہر آدمی زیادہ دور تک نظر تو نہیں رکھ سکتا۔ مگر اپنے دائیں بائیں اپنے ساتھیوں پر بہرحال نظر رکھیں جن کو آپ جانتے نہ ہوں۔ تو یہی بہت بڑی سیکیورٹی ہے جماعت احمدیہ کی۔

شاید بعض وجوہ کی بنا پر انتظامیہ اپنا چیکنگ کا نظام اس دفعہ جلسہ پر سخت کرے۔ تو ان سے مکمل تعاون کریں اور خاص طور پر خواتین۔ ان میں صبر کچھ کم ہوتا ہے، جلدی بے صبر ہو جاتی ہیں۔ تو ان کو بھی مکمل تعاون کرنا چاہئے۔ یہ بھی ہماری ٹریننگ کا ایک حصہ ہے۔ اور آپ کے فائدے کے لئے ہی ہے۔ تو اس بارہ میں خاص تعاون کی اپیل ہے۔ اسلام آباد کی حدود میں داخلہ سے قبل متعلقہ حفاظتی عملہ کے سامنے خود ہی چیکنگ کے لئے پیش ہو جایا کریں۔ حفاظت کا سب سے بہتر طریقہ یہی ہے۔ اور یہ تاثر نہ پڑے کہ آپ مجبوراً آمادہ کئے گئے ہیں۔ ہر وقت شناختی کارڈ لگا کر رکھیں۔ اور اگر کوئی اس کے بغیر نظر آئے تو اس کو بھی نرمی سے توجہ دلا دیں۔ اس سے ایک تو انتظامیہ کو پتہ لگتا رہے گا کہ ہر ایک کو کارڈ Issue ہوا ہوا ہے۔ اور یہ تو پتہ ہی ہے کہ ہر ایک کو کارڈ Issue ہے۔ اس سے یہ پتہ لگ جائے گا کہ جو کارڈ کے بغیر ہے اس کی چیکنگ کرنی ہے۔ دوسرے ہر آنے والے مہمان یا جو بھی شامل ہو رہا ہے جلسہ میں اس کو بھی احساس ہوگا کہ یہ کارڈ کے بغیر ہے اس پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔

پھر یہ ہے کہ قیمتی اشیاء اور نقدی وغیرہ کی حفاظت کا خاص خیال رکھیں۔ اور یہ آپ کی اپنی ذمہ داری ہے انتظامیہ ہرگز اس کی ذمہ داری نہیں لے گی۔

اور سب سے ضروری بات یہ ہے کہ اس جلسہ کو ہرگز عام دنیاوی جلسوں یا میلوں کی طرح نہ سمجھا جائے۔ حضرت اقدس مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں کہ **"یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ مخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحت نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے"۔**

پھر آپ فرماتے ہیں کہ **"یہ دنیا کے تماشوں میں سے کوئی تماشا نہیں"۔**

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اول۔ صفحہ 440-443)

تو ان ساری باتوں کو مدنظر رکھیں اور سب سے اہم دعا ہے۔ دعاؤں پر زور دیں۔ جلسہ پر آتے بھی اور جاتے بھی دعاؤں سے سفر شروع کریں اور سفر کے دوران بھی دعائیں کرتے رہیں اور بعض دفعہ یہ ہوتا ہے کہ جلسوں میں شمولیت کی خاطر گھر سے دیر سے نکلے اور جلسہ میں شامل ہونے کی جلدی ہوتی ہے تو اگر تھکے ہوئے ہیں یا بے آرامی ہے کسی بھی صورت میں آرام کئے بغیر سفر شروع نہ کریں۔ خاص طور پر وہ لوگ جو خود ڈرائیو کر رہے ہوں بہت احتیاط کریں۔ ذرا سی بے احتیاطی سب کی تکلیف کا باعث بن جاتی ہے اور راستے میں اگر تھکاوٹ یا نیند محسوس کریں تو جو بھی قریبی سروس آئے وہاں رک کر آرام کر لیں۔ ٹریفک کے قوانین کا جیسے میں نے پہلے کہا تھا احترام کریں۔ Speed Limit کی پابندی کریں۔ ان دعاؤں کو یاد رکھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے پہلے کیا کرتے تھے۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے ارادہ سے اونٹ پر بیٹھ جاتے تو تین بار تکبیر کہتے اور پھر یہ دعا مانگتے (۔) یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے تابع فرمان کیا حالانکہ ہم میں اسے قابو میں رکھنے کی طاقت نہیں تھی۔ ہم اپنے رب کی طرف جانے والے ہیں۔ اے ہمارے خدا ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں بھلائی اور تقویٰ چاہتے ہیں۔ تو ہمیں ایسے نیک عمل کرنے کی توفیق دے جو تجھے پسند ہیں۔ اے ہمارے خدا تو ہمارا یہ سفر آسان کر دے اور اس کی دوری کو لپیٹ یعنی جلد طے ہو جائے، آرام سے طے ہو جائے۔ اے ہمارے خدا تو سفر میں ہمارے ساتھ ہو اور پیچھے گھر میں بھی خبر گیر ہو۔ اے ہمارے خدا میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختیوں سے، ناپسندیدہ اور بے چین کرنے والے مناظر سے، مال اور اہل و عیال میں برے نتیجہ سے اور غیر پسندیدہ تبدیلی سے۔ پھر جب آپ سفر سے واپس آتے تو یہی دعا مانگتے اور اس میں یہ زیادتی فرماتے کہ ہم واپس آئے ہیں توبہ کرتے ہوئے، عبادت گزار اور اپنے رب کی تعریف میں رطب اللسان بن کر۔ اللہ کرے کہ تمام مہمان یہاں آئیں اور جلسے کے تمام فیوض سے فیضیاب ہوں، برکات سے فیضیاب ہوں اور اپنی جھولیاں بھر کر جائیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 12 دسمبر 2003ء)

سید غلام احمد فرخ صاحب

فرانس میں اعلیٰ تعلیم کے مواقع

اسلام آباد میں فرانس کی ایمبیسی نے پاکستانی طلباء وطالبات کیلئے ایک خصوصی پروگرام کا آغاز کیا ہے جس کے تحت وہ فرانس میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرسکتے ہیں۔

ان ڈگریوں کے نام DEA' DESS' MASTERS ہیں۔ ان پروگرامز میں داخلہ ہائیر ایجوکیشن کمیشن (HEC) کی وساطت سے ہوگا۔ جس کے طریقہ کار میں میرٹ اور انٹرویو بھی شامل ہیں انٹرویو فرانسیسی ماہرین تعلیم اور یونیورسٹی کے پروفیسرز لیں گے۔ منتخب طلبہ کو پہلے پاکستان میں اور پھر فرانس میں فرانسیسی زبان سیکھنی ہوگی۔ فرانسیسی زبان پر کسی قدر عبور حاصل ہونے کے بعد طلباء و طالبات کو مختلف یونیورسٹیوں میں Enroll کردیا جائے گا۔ جو طلبہ پہلے مرحلے میں منتخب کرلئے جائیں گے اور وہ کسی قدر زبان پر عبور بھی حاصل کرلینگے ان کا یونیورسٹی میں داخلہ یقینی ہوگا۔

اہلیت کی شرائط:

وہ تمام طلباء درخواست دے سکتے ہیں جو مندرجہ ذیل شرائط پوری کرتے ہوں۔

☆ تمام تعلیمی ریکارڈ فرسٹ کلاس ہو۔

☆ 4 سالہ بیچلرز ڈگری/ماسٹرز/4 سالہ انجینئرنگ/ایم بی بی ایس جولائی 2003ء تک حاصل کرچکے ہوں۔

☆ یکم اکتوبر 2003ء تک عمر تیس سال سے کم ہو (ملازمت کی صورت میں 32 سال سے کم ہو)

چند طلباء وطالبات کیلئے فرانسیسی ایمبیسی کی طرف سے وظائف بھی دیئے جائیں گے۔

مضامین

اس پروگرام کے تحت مندرجہ ذیل مضامین کیلئے درخواست دی جاسکتی ہے۔

☆ انجینئرنگ سائنسز: الیکٹریکل، کیمیکل سول (Civil) مکینیکل، انفارمیشن ٹیکنالوجی، کمپیوٹر سائنس نیٹ ورک، ایرو نانکس، ٹیلی کمیونیکیشن، ٹرانسپورٹ، میٹیریل سائنسز، اپلائیڈ میتھ۔

☆ بائیوٹیکنالوجی اور پبلک ہیلتھ ☆ ماحولیاتی سائنس ☆ اکنامکس ☆ فنانس ☆ مینجمنٹ سائنس

اخراجات

فرانس میں تعلیم ایک دستوری حق ہے، اس وجہ سے تعلیم مفت ہے اور تمام فیس حکومت کی ذمہ داری ہے چاہے طالب علم فرانسیسی ہو یا غیر ملکی۔ غیر ملکی طلباء کیلئے بعض خصوصی کلاسز کا اجراء کیا جاتا ہے اور صرف انہی کلاسز کے اخراجات طلباء سے وصول کئے جاتے ہیں۔ اس کی پروگرام کے تحت سکالرشپ ہولڈرز اور سیلف سپانسرز کے اخراجات کی تفصیل ذیل کے ٹیبل میں دی جارہی ہے:

کورس	سکالرشپ ہولڈرز	سیلف سپانسر
پاکستان میں فرنچ کلاس جنوری تا جون	-	300یورو
فرانس میں فرنچ کلاس 2.5ماہ	-	1800یورو
فرانس میں یونیورسٹی میں داخلہ	-	1680یورو
(یہ رقم قابل واپسی ہے) رجسٹریشن فیس	-	300یورو
(یہ رقم قابل واپسی ہے) مخصوص تعلیمی اخراجات	-	610یورو
میڈیکل انشورنس فرنچ ایمبیسی ادا کرے گی	-	-
ٹیوشن فیس فرنچ گورنمنٹ ادا کرے گی	-	-
پندرہ ماہ کے رہائشی اخراجات	9150یورو	9150یورو

داخلہ کا طریقہ کار

داخلہ کی درخواست کی آخری تاریخ یکم نومبر 2003ء ہے۔ مندرجہ ذیل کاغذات درخواست میں شامل ہونے چاہئیں۔

☆ مکمل شدہ درخواست فارم جو اس سائٹ پر مل سکتا ہے

www.studyinfrance.edu.pk

☆ ایک تعارفی خط ☆ دو عدد پاسپورٹ سائز تصاویر

☆ پڑھائی کا مجوزہ مضمون ☆ مالی استحکام کا سرٹیفکیٹ

☆ تمام ڈگریوں کی نقول۔

مکمل شدہ درخواستیں مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوائی جاسکتی ہیں۔

Rozeia Mustafa
Project manager (SPMU)
Higher Education Commission
Sector H-9 Islamabad

دسمبر 2003ء کے دوران ایک فرانسیسی استاد اسلام آباد اور کراچی میں ان طلباء وطالبات کا انٹرویو لیں گے۔ جن کے ناموں کا اعلان ویب سائٹ پر کر دیا جائے گا۔ منتخب شدہ طلباء کو جنوری 2004ء سے فرانسیسی زبان کی کلاسز شروع کرنا ہوں گی جو جون 2004ء تک جاری رہیں گی۔ اس کے بعد جولائی 2004ء میں طلباء فرانس چلے جائیں گے اور وہاں فرانسیسی کلاسز میں شامل ہونگے۔ یہ کلاسز اڑھائی ماہ جاری رہیں گی اور ستمبر 2004ء میں ان کی باقاعدہ یونیورسٹی کی تعلیم شروع ہوجائے گی۔

مزید معلومات کیلئے یہ ویب سائٹ دیکھیں۔

www.studyinfrance.edu.pk

اطلاعات واعلانات

شکریہ احباب و درخواست دعا

مکرم چوہدری شبیر احمد وکیل المال تحریر کرتے ہیں کہ شروع سال سے خاکسار بعارضہ قلب صاحب فراش رہا۔ کچھ عرصہ علاج معالجہ سے بفضل خدا صحتیاب ہو گیا اور دفتر میں حاضری دینا شروع کردی مگر وسط ستمبر میں پھر تکلیف عود کر آئی۔ اب ڈاکٹری ہدایت کے مطابق 11/اکتوبر تک رخصت پر تھا۔ بفضل خدا صحت جلد جلد بحال ہورہی ہے۔ اس عرصہ میں جماعت کے بھائی بہنوں نے بذریعہ فون خطوط اور بالمشافہ خود تشریف لاکر بیمار پرسی کا حق ادا کیا۔ جملہ قارئین کرام سے درخواست ہے وہ مکمل صحتیابی اور مقبول خدمات بجالانے کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

درخواست دعا

☆ مکرم غلام رسول صاحب کارکن الفضل کی بیٹی مکرمہ نصرت بی بی اہلیہ مکرم عبدالسلام صاحب آف چک 463 سمندری ضلع فیصل آباد کا پتہ کا آپریشن مورخہ 12 اکتوبر بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ شفائے کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

❁ مکرم مسعود احمد خورشید سنوری صاحب امریکہ سے لکھتے ہیں کہ میرے داماد مکرم قمر احمد صاحب انجینئر کراچی کی والدہ پتہ کے آپریشن اور دیگر عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں نیز میری بہن صاحبہ جن کا 14/جون سے ٹانگ کے فریکچر اور دل کے امراض کا علاج ہوتا رہا ہے اب ورجینا نارتھ لایا گیا ہے اور 15/اکتوبر کو ٹانگ کا آپریشن ہوگا۔ دونوں اور خاکسار کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان PPT ٹیسٹ

❁ انسٹی ٹیوٹ آف چارٹرڈ اکاؤنٹنسی آف پاکستان نے PPT کے آئندہ پروگرام کا اعلان کیا ہے۔ یہ ٹیسٹ گریجوایٹس اور نان گریجوایٹس دونوں کے لئے ہے۔ مکمل معلومات 12/اکتوبر کے جنگ میں ملاحظہ کریں۔ (نظارت تعلیم)

گمشدہ رسید بک

❁ نظامت ضلع کراچی کی رسید بک نمبر 364 رسید نمبر 1 تا 165 استعمال شدہ گم گئی ہے۔ براہ کرم اس رسید بک پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ کیا جائے۔ اگر کسی دوست کو ملی ہو تو دفتر میں بھجوادیں۔ (قائد مال انصاراللہ۔ پاکستان)

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

☆ ادارہ الفضل نے مکرم ملک مبشر احمد یاور اعوان صاحب کو مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ربوہ میں اپنا نمائندہ مقرر کیا ہے۔

(i) الفضل کے نئے خریدار بنانا۔ (ii) الفضل کے خریداران سے چندہ الفضل اور بقایا جات وصول کرنا۔ (iii) الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی۔

تمام عہدیداران جماعت اور احباب کرام سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

مینوفیکچرز ویلڈر واشنگ مشین۔ گیزر کوکنگ رینج۔ ہیٹر وغیرہ
نور ہوم اپلائنسز
1-32/B چاندنی چوک راولپنڈی
پروپرائٹر: محمد سلیم منور
فون: 051-4451030-4428520

حسین اور دلکش زیورات کا مرکز
الحمید جیولرز
دکان 1۔ مبارک مارکیٹ ریلوے روڈ گلی 1۔ ربوہ
فون شوروم: 214220 فون رہائش: 213213
پروپرائٹرز: میاں محمد نصراللہ۔ میاں محمد کلیم ظفر ابن میاں محمد امین

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
فون شوروم 0432-594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

تمام ایئرلائن کے ٹکٹ خصوصی رعایتی ریٹ پر دستیاب ہیں۔ اور انٹرنیشنل ہوٹل ریزرویشن کیلئے ہماری خدمات دستیاب ہیں
طاہر ایکسپریس انٹرنیشنل
بیول پلازہ فضل الحق روڈ۔ بلیو ایریا۔ اسلام آباد
فون آفس 051-2275738-2275757-2201277

کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل)
(تندرستی کا خزانہ)
مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔
پیکنگ 20ML | کاکیشیا مدر ٹنکچر (سپیشل) | کاکیشیا Q
رعایتی قیمت | 100/- | 50/-
نوٹ۔ اصل "کاکیشیا" خریدتے وقت شیشی اور ڈھکن پر GHP اور لیبل پر جرمن ہومیو فارمیسی (رجسٹرڈ) ربوہ کا نام دیکھ کر خریدیں۔ شکریہ
عزیز ہومیوپیتھک گولبازار ربوہ فون 212399

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

منگل	14۔اکتوبر	زوال آفتاب	11-54
منگل	14۔اکتوبر	غروب آفتاب	5-40
بدھ	15۔اکتوبر	طلوع فجر	4-48
بدھ	15۔اکتوبر	طلوع آفتاب	6-09

دفاع مضبوط ہاتھوں میں ہے فکر کی ضرورت نہیں صدر مملکت جنرل مشرف نے کہا ہے کہ ملکی دفاع کو مضبوط بنانے کیلئے حکومت تمام وسائل بروئے کار لا رہی ہے ملک کا دفاع اس وقت مضبوط ہاتھوں میں ہے کسی کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔

صدر مشرف کے 4 سالہ دور پر اے آر ڈی کا وائٹ پیپر اے آر ڈی نے جنرل مشرف کے چار سالہ دور اقتدار پر وائٹ پیپر جاری کر دیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ چار سالہ دور میں مہنگائی میں 150 فیصد، پٹرول کی قیمتوں میں 60 مرتبہ، بجلی کی قیمتوں میں 140 فیصد گیس کی قیمتوں میں 160 فیصد، پانی کی قیمتوں میں 120 فیصد اضافہ کیا گیا۔ اس کے علاوہ وائٹ پیپر میں مختلف شعبہ جات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے

طلبہ اعلیٰ تعلیم کے حصول اور کردار سازی پر توجہ دیں صدر مشرف جنرل نے پی اے ایف پبلک سرگودھا کے طلبہ سے کہا ہے کہ وہ اعلیٰ تعلیم کے حصول اور کردار سازی پر اپنی پوری توجہ مبذول کریں تا کہ اعلیٰ قابلیت کے ذریعے ملک کی خدمت کریں۔

عراق سے امریکی فوجوں کی واپسی کا مطالبہ غیر حقیقی ہے پاکستانی وزیر خارجہ خورشید قصوری نے کہا ہے کہ عراق سے امریکی فوجوں کی واپسی کا مطالبہ غیر حقیقی ہے کوئی دوسرا ملک اتنی فوج نہیں لا سکتا۔ وہ او آئی سی کے وزارتی اجلاس سے قبل برطانوی خبر رساں ادارے سے گفتگو کر رہے تھے۔

پارٹی کارکنوں کو ان کی اہلیت کے مطابق ملازمتیں دینگے وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ پارٹی کارکنوں کو ان کی اہلیت کے مطابق سرکاری ملازمتیں دی جائیں گی اور ان کے کام ترجیحی بنیادوں پر کئے جائینگے۔ وہ سرکٹ ہاؤس سے پارٹی عہدیداروں سے خطاب کر رہے تھے۔

رمضان المبارک سے قبل روزمرہ اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ رمضان المبارک سے قبل ہی روزمرہ اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ شروع ہو گیا ہے۔ سبزیوں، پھلوں اور دیگر متفرق روزمرہ استعمال کی چیزوں میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ اس کے علاوہ آٹے کے تھیلے کی قیمت میں بھی پانچ روپے کا اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔

بغداد میں خودکش حملہ بغداد کے وسط میں امریکی سی آئی اے کے اڈے پر ایک کار بم حملہ ہوا ہے جس کے نتیجہ میں 11۔افراد ہلاک اور 40 زخمی ہو گئے۔ بغداد ہوٹل میں امریکی خفیہ ادارے کے اہلکار مقیم تھے۔ بارود سے بھری کار ہوٹل کے باہر کھڑی رکاوٹوں سے ٹکرا کر تباہ ہوگئی۔ مرنے والوں کی اکثریت عراقی اہلکاروں کی ہے۔

عرفات اور قریع کے اختلافات ختم فلسطینی صدر یاسر عرفات اور وزیر اعظم احمد قریع کے درمیان وزیر داخلہ کی تعیناتی پر موجود اختلافات ختم ہو گئے۔ فلسطینی صدر اور وزیر اعظم ناصر یوسف کی تعیناتی بطور وزیر داخلہ پر رضامند ہو گئے۔ فریقین میں اس مسئلہ پر شدید اختلافات تھے۔

بیلا روس میں 31 افراد زندہ جل گئے بیلا روس کے ایک نفسیاتی ہسپتال میں آگ لگنے سے 31۔افراد زندہ جل گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں زیادہ مریض ہیں۔

انڈونیشیا میں دس ہلاک انڈونیشیا کے صوبہ سلادیسی میں نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے 3 عورتوں سمیت 10 مسیحوں کو ہلاک اور 12 کو زخمی کر دیا۔

طیارہ کیس لیبیا اور فرنچ طیارہ کے ہلاک شدگان کے لواحقین کے درمیان بات چیت تعطل کا شکار ہوگئی ہے۔ لیبیا 1989ء میں دہشت گردی کے باعث مرنے والے افراد کے لواحقین کو فی کس 10 لاکھ ڈالر ادا کر دینا چاہتا ہے دوسرا فریق اسے بہت کم قرار دیتا ہے۔ فرانسیسی صدر ژاک شیراک نے کہا ہے کہ مرنے والوں کے لواحقین کے ساتھ زیادہ معاوضہ دینے کا معاہدہ نہ ہوا تو لیبیا کے ساتھ تعلقات خراب ہو جائینگے۔

چیچنیا میں روسیوں پر حملے چیچنیا میں جنگجوؤں کے حملہ اور بارودی سرنگوں کے دھماکہ میں چھ روسی فوجی ہلاک جبکہ 10 شدید زخمی ہو گئے۔ روسیوں نے بھی 6 چیچن جنگجوؤں کو ہلاک کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ 190 سے زائد چیچن شہریوں کو گرفتار کر لیا گیا۔

عراق میں اقوام متحدہ کو مرکزی کردار دیا جائے روس اور چین نے نئی امریکی قرارداد میں عراق کو خود مختاری کا نظام الاوقات دینے اور عراق کی تعمیر نو میں اقوام متحدہ کے مرکزی کردار کی ضرورت پر زور دیا ہے۔

برائے فروخت

اقصیٰ چوک میں 1 کنال 6 مرلے کا تعمیر شدہ کمرشل پلاٹ برائے فروخت ہے۔ برائے رابطہ
کرنل رانا عبدالباسط لاہور فون 0303-7586833

چوہدری اکبر علی موبائل: 0300-9488447
پروپرائٹر
عمر اسٹیٹ ایجنسی
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
9۔ ہنزہ بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ فون: 5418406-7448406

انگریزی ادویات و نیک جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 647434

گوندل ٹینٹ اینڈ پکوان مرکز
نئی کاریں۔ لوڈر گاڑیاں اور ویگن ہائی ایس کرایہ پر حاصل کریں
گولبازار ربوہ۔ فون نمبر 212758

AL-FAZAL
JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:04524-213649

KHAN NAME PLATES
SCREEN PRINTING SHIELDS
STICKERS,VACUUM FARMING
BLISTER PACKAGING
PHOTO ID CARDS
TOWNSHIP:HR.PH:5150862-5123862
EMAIL:Knp_pk@yahoo.com

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی۔ محمد اشرف بلال
زیر نگرانی۔ پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار۔ صبح 9:00 بجے تا شام 5:00 بجے
وقفہ 1 بجے تا 2 بجے دوپہر۔ ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ۔ گڑھی شاہو۔ لاہور

DASCO BEST QUALITY PARTS
داؤد آٹو سپلائی
ڈیلر ہائی لکس۔ ہائی ایس۔ سوزوکی۔ مزدا
ڈاٹسن۔ پاکستانی معیاری پارٹس
M-28 آٹو سنٹر بادامی باغ۔ لاہور
پروپرائٹرز: داؤد احمد۔ محمد عباس۔ محمود احمد۔ ناصر احمد
طالب دعا: شیخ محمد الیاس فون: 7725205

ایم موسیٰ اینڈ سنز
ڈیلرز:۔ ملکی و غیر ملکی BMX+MTB بائیسکل اینڈ بے بی آرٹیکلز
27۔ نیلا گنبد لاہور فون: 7244220
پروپرائٹرز۔ مظفر احمد ناگی۔ طاہر احمد ناگی

البشیرز
معروف قابل اعتماد نام
پینچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب چنیوٹ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم چنیوٹ 04524-214510-04942-423173

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ
آٹوز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ چنا ٹاؤن نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن فیروز والا لاہور
فون فیکٹری 042-7924522,7924511
فون رہائش 7729194
طالب دعا۔ میاں عباس علی، میاں ریاض احمد۔ میاں تنویر اسلم

ڈیلر: ریفریجریٹر ائیر کنڈیشنر ڈیزرٹ کولر کوکنگ رینج گیزر
فخر الیکٹرونکس
ہیٹر۔ واشنگ مشین مائیکرو ویو اوون اور سٹیبلائزر
فون 7223347-7239347-7354873
1۔ لنک میکلوڈ روڈ، جودھامل بلڈنگ لاہور

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29